نور افشاں

قیمت سالانہ ... محصول ...	حقیقی نور دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے	قیمت سالانہ ... محصول ...

نمبر ۴۲ جلد ۱	لودیانہ ۱۶ اکتوبر ...	قیمت ۳ پائی

... صاحب کا بیان بابت جزیرہ ...

[illegible]

شکر کا پیچ انتظام کیا۔ لیکن بسبب بد انتظامی فرانسیسی
ایسٹ انڈیا کمپنی کے اس کام میں کامیاب نہیں ہوئی
یہ جزیرہ فرانس کے تحت میں اٹھارویں صدی کے شروع
تک رہا۔ انیسویں صدی کے شروع میں انگریزوں اور
فرانسیسیوں میں باہم بڑی لڑائی ہوئی اور ۱۸۱۰ء میں
گورنر جنرل ہندوستان نے مدراس سے چار ہزار فوج بھیجکر
[illegible] کو فتح کر لیا۔ اور تب سے یہ جزیرہ انگلستان
کے قبضہ میں ہے۔ اپریل ۱۸۱۰ء میں جنرل [illegible]
[illegible] سے اس جزیرہ کا پہلا گورنر ہوا۔ انہوں نے اسکا
نام جزیرہ فرانس تبدیل کر دیا۔ اور وہی سابق نام اسکا
مارشیش رکھ دیا۔ تب سے اسی نام سے یہ جزیرہ مشہور ہے
اور انگریزوں کے تحت میں ہے۔ جنرل [illegible] صاحب نے اس
جزیرہ کے انتظام میں کوئی بھاری تغیر و تبدل نہیں کیا۔ سوا
اسکے کہ تمام باشندوں سے عہد کر لیا۔ کہ وہ انگریزوں کی
اطاعت میں رہینگے ✦

اس جزیرہ میں بیشتر غلام رہتے تھے اور کمپنی کا [illegible]
سے لیا جاتا تھا لیکن ۱۸۰۷ء میں انگلستان میں بھی تجارت غلاموں
کی موقوف کر دی گئی جیسا کہ اور [illegible]
نے یہ تجارت [illegible] ۱۸۳۳ء میں تمام غلام جو جزیرہ میں
[illegible] تھے کسی پیشہ اور کام سیکھنے میں [illegible] دیئے گئے تاکہ
چار برس بعد انکو بالکل آزاد کر کے چھوڑ دیئے جاویں۔ ان
غلاموں کا شمار [illegible] تھا۔ جب ان غلاموں کو آزادگی
کی امید ہوئی تو انہوں نے کاروبار سے دست بردار ہو کر
اپنے [illegible] ظاہر کی اور بعضوں نے انہیں
سے [illegible] کے کام کرنے سے انکار کیا۔ [illegible]
[illegible] نے اتفاق کر کے یہ بندوبست کیا کہ مزدور ہندوستان
سے منگائے جاویں [illegible] ۱۸۴۰ء میں ۹۶۰۰۰ آدمی
[illegible] سے منگائے گئے اس شرط پر کہ وہ جزیرہ میں [illegible]
[illegible] نوکری کرینگے اور انکو [illegible]

بیگی۔ ۱۸۲۵ء میں ایک انجمن مارشیش میں مقرر ہوئی اس
لئے کہ جزیرہ میں آزاد محنت کی ترقی کریں۔ اور وہ چاہتے
بعد سرولیم گرنم صاحب نے چھ ہزار قلی ہندوستان سے
منگائے۔ اور تین برس نوکری کرنیکا ان سے عہد کیا
اس نئے انتظام سے کچھ کامیابی حاصل نہوئی سو ۱۸۴۴ء
میں گورنر صاحب مارشیش نے [illegible] قلی منگائے
اب مارشیش کے تمام باشندگان سے دو تہائی لوگ [illegible]
قلی ہیں۔ یہ لوگ اکثر بت پرست ہیں اور انکا چال چلن [illegible]
خراب ہے اپنے وطن کو انہوں نے چھوڑ کر تمام عزت کا خوف
اپنے دل سے اٹھا دیا اور نہایت بے شرمی سے خرابی اور بدکاری
میں گرفتار رہیں۔ انکی تعلیم کے واسطے بعض بعض جگہ مدرسے
مقرر کئے گئے۔ اور قریب گیارہ ہزار کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں
ان مزدوروں میں بعض ہندو ہیں۔ اور بعض مسلمان
اور بعض دیگر اقوام میں سے۔ ہندو لوگ اپنے وطن کی بہ
نسبت اور جگہ زیادہ دھرم رکھتے ہیں اور واپسی کی [illegible]
کرتے ہیں اور جب انکے دلمیں گھر کا خیال [illegible] آتا ہے تو
پھر وہ کسی صورت سے نہیں رکتے۔ اگر انکو آسانی سے
اجازت حاصل نہووے تو کام کاج سے دست بردار ہو کر
آوارہ گردی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی [illegible]
ہیں تاکہ ناکارہ تصور کر کے انکو واپس بھیجدیا جاوے سب
سے بڑی قباحت جس سے آگاہی ہر ایک شخص کو ضرور ہے
وہ یہ ہے کہ ایک بڑی خراب قسم کی تپ اس ملک میں ہے
اور جب کوئی آدمی اسکے زیر سایہ آجاتا ہے تو مشکل سے [illegible]
پاتا ہے اور کسی طرح علاج اسپر اثر نہیں کرتا اس تپ کے
بعض کشتگان کے پیٹ چاک کرنے پر بعد [illegible] معلوم
ہوا کہ انکی انتڑیاں اور پیٹ ایک قسم کے چھوٹے کیڑوں سے
بھرا ہوا ہے۔ بعض بعض جگہ [illegible] میں بھی کیڑے
نظر آتے ہیں۔ اسی قسم کے کیڑے اس دریا کے پانی میں نظر آتے ہیں
[illegible] جزیرہ میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ

اس مارشیش کی تپ کا باعث وہاں کا خراب پانی ہے [illegible] بغیر
[illegible] کے بے احتیاطی سے چلا گیا ہو [illegible] ۱۸۶۷ء میں [illegible]
میں بہت مری پڑی۔ اور اس تپ کے باعث بہت خلق [illegible]
جان بحق تسلیم ہوئی [illegible] صاحب کا بیان ہے کہ
میرے گھر سے ایک میل کے فاصلے تک کوئی آدمی زندہ نہیں
رہا بغیر [illegible] بھی بیماری دور نہوئی کئی مہینوں تک
ملک الموت کا [illegible] رہا۔ اور [illegible] میں اوسط
مردگان کے روزانہ دو سو ہوتے رہے۔ اور بعض وقت
مردوں کو دفن کرنا مشکل ہوا۔ شکر ہے کہ اب وہاں سے
بیماری کا قدم شریف چلا گیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس
دیس کے لوگ ان سب آفتوں کو خیال میں رکھینگے پیشتر
اسکے کہ وہ مارشیش میں جائیں ✦

اخبارات ملکی وولایتی

جالندھر۔ رام لیلا و [illegible] کی منڈی کا میلہ [illegible]
[illegible] سے بخیریت تمام انجام ہوا۔ [illegible] ترقی [illegible]
[illegible] انتظام [illegible]
[illegible] ۱۵ دسمبر کے روز تین بجے
شام کے قریب تماشا [illegible] قریب ساٹھ ہزار کے ہوگا
افسوس کہ ایسے وقت میں ایک سخت شدید آندھی [illegible]
بارش ایسی شروع ہوئی جس سے [illegible]
بھاگتے بھاگتے ایک دوسرے پر [illegible]
وقت میں ہر قسم کے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] صاحب ڈپٹی
انسپکٹر ان کی نگرانی بڑھکر لائق تعریف ہے۔ البتہ [illegible]
دوکاندار [illegible] ہر طرح [illegible] ہوا انکو دو تین گھنٹے بعد آرام
ہوگیا [illegible]
[illegible]
[illegible] آندھی سے [illegible] رام کے [illegible]

ہی مرگیا تھا اور مرنو الحمد وقت غضب ہوا۔ مرسادہ تھا صاحب
بھانڈ نقل در گیر لکھنؤ کی اندر سبھا وغیرہ جنکو اہل نشاط
کہتے ہیں برابر شروع میلہ سے تا آخیر اپنا اپنا شغل وکرتب
دکھاتے رہے۔ چند اسوار عثمانی رسالہ متعینہ چھاونی نے
بھی اپنے رسالدار کے آگے کرتب نیزہ بازی اور کبڈی
اور کھاٹر کی خوب کیفیت دکھلائی ✦

۲۰ اکتوبر کو دربار ہوا قریب چار سو روپیہ کے شتر مویشیوں کے
واسطے انعام ملا۔ گو گھوڑے ایسے اچھے اچھے نہیں آئے تھے
تاہم مویشیوں کی فروخت کی تعداد دو سہزار روپیہ کی مالیت
تک پہنچی۔ رسی نکالنے کی دو کلیں جو از جانب سرکار میلہ میں
واسطے نمائش عام رکھوائی گئی تھیں افسوس کہ اُنمیں سے ایک
جو بڑی تھی ٹوٹ گئی جسکی وجہ یہ تھی ایک دہقان کی بیوقوفی کا
تماشہ دیکھنے بہانے الگ الگ گئی ڈھلنے کے ایک ہی بیٹھے
دھرنا پیچھے بسقدر زور دیا کہ کل کے دندانے ٹوٹ گئے ✦

کچھ - بذریعہ سرکاری رپورٹ معلوم ہوا کہ اضلاع کچھ میں
بسبب قلت بارش قحط نمودار ہو رہی ہے ✦

بیکانیر - یہاں پر قحط کی آمد کا چرچا زور گرم ہو رہا ہے
مگر حکام اُسکے مقابلہ میں پہلے آگے سے ہی انتظام کر رہے
ہیں۔ خدا خیر کرے ✦ پانیر

الیکنٹی کی گرداندازی میں خلا کرنیسے شہر سیڈنی
میں بڑی خوشی کی دھوم مچ رہی ہے سپانیوالے انگلینڈ کی
کارسازیسے نہایت گھبرا رہے ہیں ✦ منہ

امریکا - معاملات تجارت میں نہایت ترقی ہو رہی ہے
راس المال کا عرصہ دراز سے بیکار پڑا ہوا ہوگیا ہے اناج اور
روئی کی تجارت از سرنو جاری ہوکر آہستہ آہستہ بڑھنے
لگی ہے ✦ منہ

قدردانی - وکیل ناسک کے گورکھ پور میں داخل اورنیشن
روانگی کے وقت ۵۰ فیر توپ کی سلامی سر ہوئی کپتان
... صاحب و خان برکت علی خاں صاحب اکسٹرا
اسسٹنٹ کمشنر لداخ اُس کے ہمرکاب تھے ✦ منہ

کجروی کا نتیجہ - گورنمنٹ مدراس نے اینگلو انڈینوں کی نسبت
دیسی اخباروں کی شکایت بطور مبالغہ جو کچھ ہوا ہو
تدابیر واسطے اصلاح کے جارے جہتر سوچتے ہیں اُن سب کا
ظہور میں آنا ممکن ہی ہو مگر یہ امر قریب القیاس ہے کہ انکی
شکایت کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی اور جو علاج درحقیقت
میں ضرور انمیں سے کوئی ذکر کی دیسی سلاطین کی بہبودیت
کا باعث ہوگا اسی لحاظ سے گورنمنٹ مدراس نے نتیجہ بند
ریزولیوشن گورنمنٹ ہند حکم دیا ہے کہ اصلاع دیکھے دیسی اخبار
جو نسبت ریلوے جاری ہے ہیں اُنکا خلاصہ اُسی لائن کے افسر
کے پاس بھیجا ہوے ✦ منہ

پنجاب - وائسرائے کی نمائش گاہ میں پنجاب کی صنعت و حرفت
کاری نے بھی جگہ لی اور اکثر قابل توجہ عام شہرت اور سیوں
ہر کو حقیقت میں ساخت مخصوص تھی اور بھرنا کٹر لائٹنر صاحب
جیسے لایق و قابل شخص کا نمائش کرنا گویا اُنکی قدر افزائی
کرنا تھا ✦ منہ

مدراس - ڈاکٹر ... کے ایک حبشی سامان پر جنکا
ذریعہ پیپا نے چیشیات کے مصری نہ ہوا ✦

بڑودہ - کا انگریزی کرنل جیبر صاحب ریذیڈنٹ کی
تعلیمات پر کاربند ہونیسے اپنی خواہش ظاہر فرمائی ہے اور انکا
ہر کہ نوجوانوں میں کی تعلیمات عامہ اور تجربہ کا راستہ
مقرر کئے جاویں چنانچہ مسٹر ... منشی ...
کو مقرری جج ہائی کورٹ بڑودہ ... طلب
فرمایا ہے ✦ پانیر

یہودی - کلکتہ پولیس کورٹ میں ایک یہودن اپنے
بیٹے ... پر ... مقدمہ کیا ہوا تھا نالش ...
کہ ... دیتے ہوئے ...
... مذہب کے ... فعل کی مرد ...
... اور مرد ... ٹھہرا ہے عدالت نے ملزم
کو مجرم ٹھہرا کر ۵ روپیہ جرمانہ کیا ✦

اودھ - سید سیو ریلیف فنڈ اودھ میں چندہ کا تعداد
۱۳۰۰ ہزار روپیہ ہوا جو کہ یہہ تعداد واسطے اجرا و رسم
صنعت و حرفت کاری کے جسکی تجویز درپیش تھی کافی
نہ پایا گیا اسلئے بطور سکالرشپ اودھ کے مختلف مدارس
میں تقسیم کرنا مناسب سمجھا گیا اور نیز یہہ کہ عیش باغ کا کچھ
حصہ واسطے عام رمنہ کے خریدا جاوے ✦ فرنڈ آف انڈیا

ترقی تجارت - تجارت مابین پنجاب و لداخ
ترقی پر ہے قریب ۵۰۰ کے مرکب وقاطران اشیاء تجارتی
کے لدے ہوئے لداخ سے روانہ ہو چکے ہیں اور روزمرہ
ہوتے ہیں ✦

راہزنی - بخارا کے سوداگروں کا ایک قافلہ جو ادھر
گلگت کو جا رہا تھا افغانیوں نے ہاموں کے نزدیک لوٹ
لیا تجار میں تلاطم ... سے فریاد کی جنموں نے امید
دلائی کو اب وا بھی اسباب نہایت تاکید لکھی ہے ✦ منہ

ریلوے پل - دریائے ستلج کے پل کے پار ...
تجویز ہو رہی ہے اور اس سے آمد و رفت گاڑیوں میں
کسی طرح کا خلل نہ ہوگا۔ دریائے بیاس کے پل کی ... بابت
کہ آزمائش کیجاویگی اور امید ہے کہ ۵۰ کو ٹرین جاری
ہو جاویگی یقین ہے کہ اوقات روانگی ریل میں بھی تبدیل
واقع ہوگی ✦

پنشن - سُنتے ہیں کہ گورنمنٹ بمبئی کی راے میں اُن
افسران کو جو بخوبی کام کر سکتے ہیں پنشن دینا روپیہ کا
ضایع کرنا ہے اسلئے یہہ ٹھہرایا ہے کہ آیندہ کو ایسے افسران
کو کام سے علیحدہ نہ کیا جاوے ✦

کراچی - ۲۵ ستمبر کی شام کو کراچی میونسپلٹی ...
میں ایک سخت حادثہ واقع ہوا ایک بڑا آہنی حوض کے ...
کے ... جسمیں ... تیل تھا ایک ... پیچھے ... گیا لیکن
باعث ... کے ... اچھی طرح سے دیکھ ...

اجتے ایک واسلامی جلالی جس سے ایک دیا شعلہ اٹھا کر اُس آدمی کو سخت نقصان پہنچا جب وہ باہر نکالا گیا تو اُسکا چہرہ جلا ہوا تھا مسٹر وسنٹ صاحب انجنیر جو اس کارخانہ کا افسر تھا انکا ایک ہاتھ اور چہرہ بھی سخت جھلس گیا۔ بیچارہ اُسی حالت بیہوشی میں شفاخانہ میں پہنچایا گیا ۔

بہار۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بسوامت شادی لال ... کے مزدور کی تحقیقات کے واسطے بہت ہی جد وجہد ہو رہا ہے۔ چند روز ہوئے کہ مقام چھپرہ میں اسی غرض کے لئے ایک بڑا جلسہ ہوا تھا جس کا نتیجوں کی شادیوں میں مزدور کی واجب ... مقرر کئے گئے تھے اور تو سو کے قریب کے قائم کرنے کیلئے ایک اور جلسہ منعقد ہوگا ۔

کلکتہ۔ چند روز ہوئے ایک لڑکے بعمر ۱۲ یا ۱۴ سال نے ایک لمبے دانت والے ہاتھی کو کسی طرح چھیڑا جس سے اُس ہاتھی نے لڑکے کو دونوں دانتوں کے درمیان دبا لیا مگر باعث ایک تنگ ... کے وہ بچ گیا ہاں مگر چھاتی پر چند زخم لگے ۔

مستقر۔ افواہ ہے کہ انڈین گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ لاگ صاحب کا رکری صاحب کے عہدوں میں باہم تبدیلی کیجائے یعنے لاگ صاحب پنجاب میں ایڈیٹر مدارس اور لارڈ رڈ ہی صاحب جنرل پوسٹ ماسٹر مقرر کئے جاویں یقین ہے کہ اب وہ دونوں اپنے فرائض کو بخوبی ادا کرینگے ۔ از ...

بمبئی۔ گورنمنٹ بمبئی نے حکم جاری کیا ہے کہ ... مشتہرہ اصل منسوخ کیا جائے ۔

آبادی دنیا۔ ایک اخبار میں مرقوم ہے کہ کل دنیا کی آبادی ... ملین ہے جس میں سے ۳۳ ملین مسلمان ... فی روز ... فی منٹ مرتے ہیں قریب ... کی شمار سے کچھ زیادہ نہیں ہے ۔

ضلع انبالہ۔ قصبہ بوڑیہ میں ایک مالی کسی بد کام کا مرتکب ہوا تھا اُسکے بیٹے ... نے اسکو ...

رہ دن میں آگ پھونکا ہوا رات کے وقت اُن دونوں ... اُسکو بعذر عجب آدمی قتل کیا اور آپ کنویں میں گر گیا مگر ... نکالا گیا تو باہر نکل آیا اور اظہار بیان کیا کہ وہ ان لوگوں کو قتل کئے گئے مجھکو بھی مارنے لگے تھے بخوف جان میں کنویں میں گر کر بچ گیا ہوں مقدمہ زیر تحقیقات ہے دیکھئے کیا حکم ہو ۔

نارووال۔ دو لڑکے ہندو عیسائی ہونے کے لیئے ماسٹر نارووال کی کوٹھی پر آئے اور ایک دو روز وہاں رہے جب اُنکے متعلقین کو خبر ہوئی تو وہاں جا کر بڑا شور و غل کیا باوجودیکہ لڑکوں نے اقرار کیا کہ ہم کسی لالچ یا طمع کے واسطے عیسائی نہیں ہوتے ہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی کے واسطے تاہم وے اُنکو زبردستی پکڑ کر لیگئے اُن لڑکوں نے کیسا ہی معقول جواب دیا کہ تم ہمارے جسم کو پکڑ سکتے ہو پر ہمارے دلکو کسطرح پکڑ سکوگے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اس خبر کے پہنچتے ہی ایک ہندو اور ایک مسلمان عہدہ داران پولیس کو دریافت حال کے واسطے بھیجا اُنکے سامنے بھی اُن لڑکوں نے دین مسیحی کو قبول کرنے اور بپتسما پانے کی خواہش ظاہر کی مگر والدین کے روک اور تنگ کرنے کے سبب سے فی الحال وہ اپنے ارادہ سے باز رہے عدالت اکسٹرا اسسٹنٹ میں پہنچکر بھی اُنہوں نے صاف اقرار کیا۔ امید ہے کہ چند روز میں ... کامیاب ہو جائیں گے ۔

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پبلک اوپینین کی مقام پشاور سے یہ تحریر ہے کہ ایک قاصد آدم سوات کا جاتا ہے کہ ایک جاسوس نے حاکم چترال کو اطلاع دی ہے کہ باوجود بندش ... بعجلت جنرال اور سوات کے علاقہ میں ... اور سوات کے راستہ سے واقفیت حاصل کرکے مقام گرد... میں پہنچیگے۔ اسلئے حاکم چترال نے سوات کے ملا صاحب کو بذریعہ شیر محمد خان کے اس امر کی اطلاع دیکر بعد ... درخواست کی ہے کہ ملا صاحب نے بجواب انکے لکھا ہے کہ تم مختلف کوہستانی راستوں میں پہرہ تعینات کردو کہ انکو ان راستوں سے گذرنے نہ دیں اور میں بھی ایسا ہی کرونگا اور کافری لوگ بھی انکو اس راستہ سے مانع ہونگے اگر وہ براہ کشمیر واپس جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں ۔ افواہ ہے کہ محمد زمان خان ... امیر افغان کے ... سے فوج ... لوگوں نے افغانستان کے راستہ کو بند کر دیا ہے کارسپانڈنٹ نے بنگام تحریر اس خبر کے یہ بھی سنا کہ ... خان ... بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا ہے ۔

ایجادیں وغیرہ۔ سرت ... کی کل ... میں ایجاد ہوئی ... کاغذ ... میں بنایا گیا ... استعمال ... انگلستان میں ... میں ہوا ... میں ایجاد ہوا ... میں ... انگلستان ... میں معلوم ہوئے ... انگلستان میں ... ہوا ... انگلستان ...

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۲ تا ۹ اکتوبر سنہ ...

اسپانیہ۔ ... جنگی تیاری کر رہے ہیں ... ۸ اکتوبر کو ... ملک کی حفاظت کے لئے دست بندی کر رہے ہیں ۔

نیو یارک ۸ اکتوبر کو ... صاحب ... نیو یارک سے روانہ یورپ ہوئے ... کنیکٹیکٹ پر طوفان ... جان ... نے

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانت الانسان

حصہ ششم

معترض صاحب پادری عمادالدین کے اس مشورہ کو کہ ناظرین کو
چاہئے کہ وہ مقام جہاں پر سہو کاتب ہے بیچ و درست دیکھیں پھر
اضافت کریں اور دیکھیں کہ کونسی تعلیم انجیل کی بدل گئی ہے اپنی
تصنیف کے ۳۰ صفحہ پر نقل کرکے اسکے جواب میں یوحنا کے پہلے
خط باب ۵ کی ساتویں اور آٹھویں آیات جنکو علماء مسیح
جعلی تصور کرتے ہیں مرقوم کرتے ہیں یعنے تین ہیں جو آسمان پر گواہی
دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینوں ایک
ہیں اور تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور
لہو اور یہ تینوں ایک پر متفق ہیں۔ پھر بموجب قول حافظ صاحب کے
انجیل میں جعلی آیت معروف ثابت ہوئی یعنے اسکی ایک تعلیم بدل
گئی ہے۔ اور پھر اس سوال کا کہ کونسی تعلیم انجیل کی بدل گئی
ہے صفحہ ۳۰ پر معترض صاحب بطور جواب ادا قائم کرتے ہیں کہ
ہمیں معلوم کہ مطلب بگڑ گیا (یعنے تعلیم کے بدلنے کے) معنے کیا
زمین میں کہا ہیں بھلا صاحب اگر ان فقروں کے گھٹانے یا بڑھانے
سے مطلب نہ بگڑتا تو تنازع فضول کیوں ہوتا۔

جواب۔ عقل کے نزدیک تثلیث کا مسئلہ انجیل میں ہر حال
قائم ہے چنانچہ اور بہت آیات مصداق اس امر کی ہیں جب
یہ حال ہے تو بعد ایک آیت تو معترض کا منزل مقصود تک
پہنچنا محال ہے اسواسطے کہ ہم کہہ سکتے ہیں مطلب بگڑ گئے
ہیں یعنے یہ کہ کوئی تعلیم یا حکم یا مضمون اپنے اصلی مضمون
سے پھر جائے ورنہ اور وہ مضمون جو بہت انجیلوں سے ثابت
ہوا ان انجیلوں میں ایک کے ہو لینے سے اس مضمون کا تبدیل
ہوجانا جیسا حافظ صاحب خیال کرتے ہیں محال ہے۔ پس اگر
یوحنا کے ۵ باب کی ساتویں و آٹھویں آیات جعلی تصور ہوں
بھی کیا دیکھو یعنی انجیل کی اور بہت عبارتوں سے یہی یعنے
تثلیث کا مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے۔ پھر صفحہ ۳۰ پر بطور الزام
کے معترض صاحب اس امر کے ثبوت میں کہ سہو کاتب سے انجیل
محرف ہوگئی ہے ایک اور آیت پیش کرتے ہیں یعنے متی کی انجیل
۱۹ باب ۱۷ آیت تو کیوں مجھے اچھا کہتا ہے کوئی اچھا نہیں
مگر ایک یعنے خدا۔ اہل اسلام خیال کرتے ہیں کہ اس آیت سے
ثابت ہوتا ہے کہ خود حضرت عیسیٰ اپنی الوہیت سے انکار کرتے ہیں اور
بعض علماء عیسائی نے بھی یہی خیال کرکے اس آیت کو بدل کر
یوں کہا ہے کہ کیوں مجھ سے نیکی کی بات پوچھتا ہے یہ
خیال کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی جب اور ایک یعنے صاف مطلب
ہیں تو کیا ضرورت ہے کہ دوسرے معنے خیال و فقرہ لکھ دینا
سے تعلیم الوہیت مسیح کی جاوے اور سمجھ لیں جاوے اور لوگوں سے شبہ
بیجا ڈالا جائے البتہ جیسا اہل اسلام کا دستور ہے کہ جبکہ
کہ کوئی تعلیم صحیح ہی ثابت ہو اسکے معنوں سے پھیر دینا
اور دوسرے معنے عقل سے نکالنا جو انکے ہی مقصد کے موافق ہو
پر معنے اس آیت کے صاف ہیں کہ یہودی تو حضرت مسیح کی الوہیت
کے منکر تھے پس جبکہ ایک یہودی اُن کے پاس آکر الفاظ
نیک استاد سے اسکی طرف مخاطب ہوا تو عیسیٰ نے جواب میں کہا
کہ کوئی نیک نہیں سوا ایک یعنے خدا تو پھر تو جو یہودی ہو کر میری
الوہیت کا منکر ہے مجھے کیوں نیک کہتا ہے اگر چہ یعنے حافظ
صاحب کو منظور نہیں تو اپنی مرضی کے موافق شرح کرلیں مگر
بغیر دلیل کے دکھیں کہ اس آیت کے ایک ہی معنے ہو سکتے ہیں
خیر اگرچہ وہ لفظ اصل معنے سے صرف بھی سمجھی جائے یعنے
اگر یوں بھی مانے کہ تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں پوچھتا
ہے تو بھی ظاہر ہے کہ کسی تعلیم انجیلیہ میں کچھ خلل نہ ہوگا کیونکہ
جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ جبکہ کوئی تعلیم (مثلاً الوہیت)
مسیح کی بہت عبارتوں سے ثابت ہو تو ایک آیت کے اختلاف
سے وہ تعلیم نہیں بگڑ سکتی ہے۔
انتہے مگر وہ دکھلا کر پھر حافظ صاحب صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں کہ
اب ناظرین منصف سوچ لیں کہ کیا ان دو سو کے اختلاف یعنے انحراف
سے مطلب بگڑتا ہے یا نہیں۔ سو اچھا ہم بھی ناظرین منصف
سے اور حافظ صاحب سے بھی پوچھتے ہیں کہ کیا مطلب
بگڑتا ہے۔ اعتراض معترض صفحہ ۳۰ ہمارا مطلب یعنے تحریف
بہر صورت ثابت ہے کیونکہ اگر تمام انجیل میں ایک صورت بھی جعلی
ثابت ہو وہ قابل سند نہیں مثلاً۔ جواب۔ محققین علماء مسیحی
خوب جانتے ہیں کہ انجیل کلام الٰہی ہے اور خود خدا انجیل میں ہے
قابل نہیں جیسے کہ معترض صاحب سمجھتے ہیں جو تو ایک ساکن
اور قصے اور منتشر وہمات کتب ہے علاوہ ازیں چونکہ قرآن کو
کئی ایک الفاظ جعلی ثابت ہو چکے ہیں چنانچہ معترض صاحب
بھی جانتے ہیں تو اسی خیال سے بموجب قول معترض کے اگر قرآن
میں ایک صورت بھی جعلی ثابت ہو تو وہ قابل سند نہیں ہے
قرآن جعلی ثابت ہو کر قابل سند نہ رہا اس مقام پر جواب ایک
معترض صاحب معترض کے جاکر لکھا جاتا ہے مصرعہ اگر
روشنی [illegible] تو [illegible] یقین ہے کہ حضرت سلامت
اپنی عادت سے پھر جب دشنام دینے میں کچھ دریغ نہ کرینگے
چنانچہ پادری عمادالدین کو ایک نشانہ تیر ملامت بنا رکھا ہے
سو ہمیں کب عزیز سمجھینگے اور یہ عبارت معترض مندرجہ
صفحہ ۳۰ مصداق اس حال کی ہے۔ عبارت معترض۔ آپ جانتے
ہیں کہ قرآن مجید میں سے زیادہ غلطیاں پائی جاتی ہیں
بات تو یہ ہے جانے نکال نہ دیں گے سوا وہ حق کے اور
کیا ہو سکتا حق ہے جب کسی انسان کی سمجھ سے عادت [illegible]
ہو کہ کذب صاحب ان پر ذرہ لگا سکتے ہیں بھلا صاحب کیونکہ
تو نشان بھی اسکی کہتے ہیں [illegible]
کا منصوبہ قرآن شریف [illegible] ایک جا بھی اختلاف ثبوت کر سکے
اب آپ کو [illegible] کی سلطنت دیکھائی ہے کہ ایک ہی [illegible]
مثل [illegible] انجیل کی [illegible] واضح ہو کہ معترض
صاحب دشنام دینے میں کامل ہو رہے ہیں کہ وہ جا دشنام دینا
ہیں کچھ دریغ نہیں کرتے شاید انکے نزدیک دشنام دینا
اگر اعتراض کے جواب دینے سے بہتر ہے بھلا صاحب [illegible]

نقلی تو آپ نے نرم اور سست اعتراض کی ہیں جو ناظرین
اسلام کو بجواب تصور کرینگے مناسب ہو کہ انکا جواب بھی
کرتے اغیر اب یہ التماس ہے کہ پادری عماد الدین صاحب نے
اختلافات واقع قرآن کی مثالیں اپنی کتاب ہدایت المسلمین
میں بہت سی لکھی ہیں یہاں تک کہ صفحہ ۲۰۰ سے صفحہ ۲۱۰ تک
تک بھی ذکر چلا جاتا ہے اول تو معترض صاحب انکا جواب
بصواب عنایت کریں بعد ازیں ہم اور بھی بعد انکی اس عبارت
کہ ہم پادریوں کو ان سرگرمیوں کی بعض جگہ ہیں کہ انکا جواب
واقع قرآن مثل اپنی انجیل کی بالکل اس سے پیش کریں یہ تاویل
کرینگے اعتراض معترض صفحہ ۲ علاوہ اسکا ہم دیکھتے کہ جس کے
پڑھانے جیسے کوئی نقل کیا دوسری طرح میں اسکی جگہ اور بھی بناوٹ
لیا ہم معترض صاحب تفسیر المسیح کے صفحہ ۲۰ پر یوں لکھتے ہیں
کہ جب اہل اسلام انجیل یا توریت سے کوئی مطلب نکالتے
ہیں تو بوقت دوسری کتاب یہا نہ پائی جاسکے وہ مضمون یا جملہ
قرآن سا جاتا ہے جواب اول تو یہ اعتراض بعض غلط اور بیجا
فروغ ہے فی المثل اگر درست بھی ہوتا تو کچھ درست نہ تھا
کیونکہ وہ مثل یونانی انجیل سے ہے کہ ترجمہ سے جیسا کہ خود اہل
اسلام بوقت بحث ترجمہ کو معتبر نہ سمجھکر قرآن کیطرف رجوع
لاتے ہیں اور پھر مناسب تھا کہ معترض صاحب اس اعتراض
کے ساتھ کوئی مثال بھی لکھتے کہ یہ مضمون جب معترض اہل
اسلام نے اشاعت اور بیان ہے کہ انجیل کے اردو یا فارسی یا
ہندی وغیرہ ترجمہ میں آیات مشکوکہ (مثلاً یوحنا کے پہلے
خط کے پانچویں باب کی ۷ اور ۸ آیت اور یوحنا کی انجیل
کے آٹھویں باب کی اول آیت سے لیکر بارھویں تک)
کے تراشے جانے سے یہ ثابت ہو گا کہ یہ آیات جب قرآن
اہل اسلام تراشی گئی ہیں کیونکہ ہم اقرار کرچکے ہیں کہ نسا بیجا
ہیں اگر یہ کسی ترجمہ میں موجود نہوں تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ
ترجمہ خود یہ نقل مضمون انجیل نہیں اور اگر معترض صاحب نقط
بے ایمان پر اعتراض کریں کہ کہیں یا [illegible] فقط کی جگہ کیا تقد

لکھا ہوا ہے پر یہ اعتراض بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ قرآن تو
وتفسیلات انجیل پر موقوف ہے نہ ترجموں پر جیسی یونانی
انجیل کو دیکھکر اعتراض کریں کیونکہ غرض اس سے یہ ہو رہی ہے
کہ قاعدہ اول سند ۵ صفحہ ۵ تحریر معترض کا منشا ہو ناظرین
کرتے ہیں جس کتاب میں کوئی ایسی تعلیم پائی جاتے جو عقل
کے برخلاف ہو وہ کتاب من جانب اللہ تصور نہیں ہوسکتی
بعد ازیں صفحہ ۸ پھر بعض تعلیمات انجیل مثلاً تثلیث و الوہیت
مسیح و کفارہ کا ذکر اور مذکورہ اور واضح ہو کہ معترض
صاحب ان تعلیمات کو خیالی تصور کرتے ہیں۔ جواب تعلیمات
نقلی وغیر عقلی پر کسی کتاب کی اصلیت کا ثبوت یا عدم ثبوت
منحصر اور موقوف نہیں اور ان تعلیموں کا ذکر پھر کیا جائیگا
کیونکہ اب تو یہاں انجیل کے غیر محرف ہونیکے باب میں
گفتگو ہو رہی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ قرآن کی کئی
ایک تعلیمات کو ہم بھی خیالی سمجھتے ہیں تو اس قیاس
پر قرآن بھی محرف ہوا اور اگر یہ محرف نہیں تو پھر انجیل
کسطرح محرف سمجھی جائیگی بعد ازیں معترض اپنی تصنیف کے
صفحہ ۸ کے چھٹے قاعدہ میں یوں لکھتے ہیں کہ جس کتاب میں
ایسی تعلیمات پائی جائیں جنسے خدا کی بے عزتی تصور ہوسکے
وہ الہامی اور من جانب اللہ تصور نہوگی۔ جواب الہامی
ہو یا نہو انجیل کی تحریف ان تعلیمات مندرجہ کی بالاسے
ثابت نہو سکیگی پھر اسی صفحہ پر ساتویں قاعدہ میں
یوں لکھا ہے کہ جس کتاب میں انبیا کی بزرگی اور انکی
معصومیت وغیرہ مندرج ہو وہ الہامی تصور کیجائیگی
اور جس میں انکے جھوٹ بولنے اور زنا کرنیکا ذکر ہوگا
وہ من جانب اللہ تصور نہوسکے گی۔ جواب خواہ کسی کتاب
میں افعال انبیا قابل تحسین مندرج ہوں یا نہوں یہ امر
متعلق باب تحریف نہیں اور واضح ہو کہ معترض صاحب
مقام دین عیسوی کو بجا خود خیالی تصور کرکے گستاخانہ
پیش آتے ہیں اور ہر ایک امر میں زبان طعن دراز کرتے

ہیں مگر جہاں تک ہوسکے اپنی حیثیت اور لیاقت ناظرین
پر ثابت کرتے جاتے ہیں ہم تو [illegible] دیکھتے کہ [illegible]
اور [illegible] جو معترض صاحب نے [illegible] کے لائق اور قابل
تھے اصول دین عیسوی کے قابل ہو کر انکو [illegible] آئے ہیں
پھر اگر اصلی تعلیمات کو خیالی کہیے تو یہ جانتے تھا کہ کوئی
قاعدہ مقرر کرتے کہ جس پر فریقین متفق ہوں پھر اس
قاعدہ کے مطابق بحث کا فیصلہ کرتے [illegible] کسی
بات کا ابطال نہیں ہوسکتا ہے پر حافظ صاحب نے تو ایسے
بعض قاعدے باندھے ہیں کہ جنسے ہم اصل [illegible] مثلاً
[illegible]
[illegible]
[illegible] اب اس اعتراض کیطرف توجہ کرینگے کہ بعض
اہل اسلام بوقت مناظرہ کے پیش کیا کرتے ہیں [illegible]
جعلی انجیل [illegible] اصلی انجیل نہیں [illegible]
[illegible] حافظ صاحب نے بھی [illegible]
صفحہ [illegible] اعتراض نہیں [illegible]
جواب اصل [illegible] المضمون [illegible]
المضمون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قرآن در پردہ مشہور کر رہی ہو اور اہل اسلام کی صرف سے جو طلاق کا دلیل فقط دو ہیں کے بعض بے عقیدوں میں یہ شیخ ہوا ہو کہ نشہ و زہری میں ناہو سکے بادری بوقت بحث لاچار ہو کر یہ دیں فرمتی قرآن کے بن دیکھے قرآن کو محرف ٹھہرا کر فتح کریں ناظرین تو کیا خود معترض صاحب بیشک اگر زمرہ جاہلوں میں تصور کرکے ترحم اور شکست کہنے کو طیار ہو جاوینگے۔ اب ناظرین کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ جعلی انجیل کا بھی یہی حال ہے اب اگر ہم اہل اسلام کو جو صرف نام کے مسلمان معتقد شور مچاتے ہیں زمرہ جاہلوں میں شمار کریں تو کچھ عجب نہیں علاوہ ازیں اہل اسلام اس امر کے خود معترف ہیں کہ ایک انجیل من جانب اللہ ضرور نازل ہوئی تھی مگر وہ وہی ہے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی نہ وہ جو حواریوں سے۔ دیکھو انجیل کا عیسیٰ پر نازل ہونا اہل اسلام حضرت عیسیٰ پر بتاتے ہیں کسی متقدمین کی کتاب میں ذکر تو کیا نام تک نہیں حالانکہ برعکس اسکے انجیل یوحنا کا صرف ذکر بلکہ بہت سی آیات تصانیف متقدمین میں مندرج ہیں چنانچہ انہیں سے بہت سی آجتک موجود ہیں اور ان تصنیفات کے رو سے بخوبی صاحب سے دو سو برس پیشتر تصنیف ہوئیں کل نسخہائے انجیل کے رو سے زمین پر سے نیست و نابود ہو جانے کی حالت میں اور ز انجیل نیا رہ ہو سکتی ہے برعکس اسکے اس انجیل کا جسکا نازل ہونا اہل اسلام حضرت عیسیٰ پر بتاتے ہیں سوا قرآن کے چھ سو برس بعد مسیح کے مرتب ہوا اور کسی کتاب میں کچھ نام و نشان نہیں تھا علاوہ ازیں اکثر اہل اسلام بوقت بحث یہ کہتے ہیں کہ انجیل تھا تو وہی انجیل ہے جسکی خبر قرآن میں دی گئی ہے مگر آپ لوگوں نے اسکو بگاڑ دیا ہے اور اکثر صاحبان اہل اسلام بوقت بحث محمد صاحب کا رسول خدا ہونا اس انجیل سے ثابت کرنیکو تیار ہوتے ہیں پس بہت تعجب ہے کہ وہ اسکو محرف تصور کرتے ہیں البتہ یہ تو ٹھیک ہے کہ اسکا کل مضمون محرف نہیں ہوا بلکہ بعض عبارتیں باوجود

جیسا کہ پیچھے کی ہے ایمان کے صحیح و ثابت محفوظ ہا ہیں کہ واضح ہو کر حافظ ولی اللہ صاحب تو اپنی تصنیف کے صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں کہ انجیل کی ایک آیت بھی صحیح ثابت نہیں ہو سکتی ہے اگر یہ انکا قول درست ہو تو لازم ہے کہ اہل اسلام کو ایسی غیر صحیح کتاب کے رو سے محمد صاحب کی نبوت کو ثابت کرنا محض بیجا ہے پر تعجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحب باوجود اس قول کے خود بھی کام کرتے ہیں یعنے محمد صاحب کی نسبت انجیل سے پیشین گوئیاں نکالتے ہیں غرض اگرچہ بالفرض بعض عبارتیں باوجود کثرت تحریف کے صحیح ہوں جیسا کہ اکثر جماعت محمدی کہتے ہیں تو جبتک ثابت نہ ہو کہ کس صورت سے ثابت ہو سکیگا کہ کس عبارت میں تحریف واقع ہوئی اور کس میں اصل مطلب پایا جاتا ہے اگر جہالت سے وہ باندھا جائے کہ وہ عبارت جو قرآن کے مضمون سے اتفاق رکھتی ہو سو صحیح تصور کی جاوےگی اور وہ جو اسکے مخالف ہو سو جعلی ثابت ہوگی تو ہم کہتے ہیں کہ جب موجب قول اہل اسلام کے تحریف تو کثرت سے ہوئی ہے تو ایسا ممکن نہ ہو سکتا ہے کہ ان عبارتوں میں بھی جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں کہیں تبدیل نہ ہوئی ہو حقیقت تو یہ ہے کہ کسی وجہ سے بحالت تحریف انجیل میں سے محمد صاحب کی نسبت پیشگوئیاں نکالنا جائز نہیں ہے۔ اس مقام پر یہ چند سطور بطور سوال مناسب جان کر قلمبند کئے جاتے ہیں واضح ہو کہ انجیل بذا ایسے ۲۷ صحیفے شامل ہیں کہ جسے ۲۰ اشخاص مختلف سے حواریوں نے اسکو ۹۰ صحیفوں میں منقسم کرکے پھر خود ہی اسمیں بیان کیسے سو بدل کیا کہ اصل مضمون فوت ہوگیا کیا کوئی عیسائیوں وغیرہ قوموں سے ان کی سند مانا نہایت احمق تو یہ ہے کہ اگر انہوں نے تحریف کی ہوتی تو وہ مسدود ہوتے البتہ یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ بیدینوں میں سے بعض نے جو دیندار کہلاتے تھے اپنے نسخوں کے چند الفاظ ادھر ادھر کر دیئے ہیں چنانچہ انکی

صاحب کی تفسیر میں یوں ہی لکھا ہے اور واضح ہو کہ ستم بیدینوں کے ہاتھ سے اس انجیل میں جو سو برس قبل کے تصنیف ہوئی نازل ہوا ہو بلکہ اس خیالی انجیل پر جسکا نازل ہونا اہل اسلام حضرت عیسیٰ پر بتاتے ہیں مگر یاد رہے کہ تو بعد ان دو ایک آیات کے مستند کرنے والے کہ جنمیں تبدیلی بعد زمانہ حواریوں ہوئی ہو تحریف انجیل ہر وہ ثابت نہ ہو سکے کی اور نہ یہ کہ یہ صحیفے جو شمار میں ۲۷ ہیں اصل میں ایک تھا اور وہ مسیح پر نازل ہوا تھا اب ناظرین ذرا متوجہ ہو کر سنیں کہ اہل اسلام اور وہ فخر کیا کہتے ہیں انکا قول ہے کہ جو کچھ ہمارا قرآن کلام الٰہی ہے خدا تعالےٰ نے آج ۱۳ سو برس تک تحریف سے بچا رکھا محفوظ رکھا ہے کہ اسکا ایک حرف یا لفظ بھی نہیں بدلا چہ جائے کہ اسکے مضمون تک نقل ہوا ہو اس کا امکان نہیں ہے کہ اسکا کوئی لفظ غائب ہو اب بہ یہ دیکھئے خدا تعالےٰ نے قرآن کی تو حفاظت اور سو برس تک کی اور آگے کریگا مگر افسوس کہ اس انجیل کی جسے اہل اسلام خود کلام الٰہی فرماتے ہیں ایک لفظ تک نہ بچا سکا بلکہ نازل ہونے ہی کو گم ہو گئی اور چھ سو برس بیچ بذریعہ محمد صاحب قرآن میں یہ خبر دی کہ ہم نے ایک کتاب مسیح کو بھی عنایت کی تھی لیکن اب معروف فرشتے کے معترض تو یہ کہتا ہے کہ وہ نازل ہوتے ہی ہے سے گم ہو گئی صدہا قربان اس سمجھ کے صدقہ میں اس فرضی حق تو یہ ہے کہ ایسی انجیل خیالی نازل بھی نہیں ہوئی اگر ہوتی تو ضرور سوا قرآن کے اور کسی نہ کسی قدیمی کتاب یا تواریخ میں اسکا ذکر ہوتا دیکھئے سب کے سب قدیمی نسخے تو اسی انجیل کے نازل ہونے پر گواہی دیتے ہیں جو آجکل دنیا میں مروج ہے اور قرآن برخلاف انکے یہ کہتا ہے کہ یہ نہیں دوسری نازل ہوئی تھی پس آپ ہی از رہے انصاف فرماویں کہ ایسا اگر وہ چھ سو برس کے بیچ ایسی مجہول کی گواہی دینے کو تیار اور مستعد ہو گیا ہو

بقیہ خط اور رائس کا جواب

اب اُسکی ذات وحدت میں کثرت کے ہونیکا ثبوت دیا جاتا ہے دیکھو کتاب پیدائش پہلا باب ۲۶ آیت جب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں۔ تیسرا باب ۲۲ آیت اور خداوند نے کہا کہ دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ گیارہ باب ۷ آیت خداوند نے کہا۔ آؤ ہم اُتریں اور وہاں اُنکی بولی میں اختلاف ڈالیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں یسعیاہ نبی کی کتاب ۶ باب ۸ آیت جسمیں نبی فرماتا ہے اس وقت میں نے خداوند کی آواز سنی جو بولا کہ میں کسکو بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جاویگا ✦

ان آیتوں کے الفاظ اور اُنکے ضمایر کی طرف توجہ کرو پہلی آیت میں ہم کا لفظ مستعمل ہوا ہے جو جمع کے لئے بولا جاتا ہے اور دوسری آیت میں بھی۔ لیکن دوسری آیت کے یہ الفاظ ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا کیسی صفائی سے بیان کرتے ہیں خدا کی ذات میں کثرت ہے اور کچھ شک و شبہ کی جگہ نہیں رہتی ✦

اور تیسری آیت میں ہے۔ آؤ ہم اُتریں۔ اس آیت میں بھی جمع کا لفظ مستعمل ہوا ہے لیکن سوا اسکے آؤ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی کو خطاب کر رہا ہے اور جسکو وہ خطاب کرتا ہے وہ اسی کی ذات کا ضرور دوسرا اقنوم ہے ✦

چوتھی آیت میں ہے کہ میں کسکو بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جاوے گا اس میں بھی صاف ضمایر کے طرز کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ خدا کی ذات میں کثرت فی الوحدت آیات مندرجہ سے بخوبی ظاہر ہے کہ خدا کی ذات میں کثرت ہے ✦

پس اسکا بیان کیا جاتا ہے کہ اُسکی ذات میں تثلیث ہے کیونکہ اور اسکی ذات میں تین ہی اقنوم ہیں۔ سو بیان یوں ہے پھر عہد عتیق کی کتابوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح جو نجات دہندہ ہو کے دنیا میں پیدا ہوگا اس میں الوہیت ہوگی دیکھو ۱۱۰ زبور پہلی آیت میں داؤد یوں کہتا ہے۔ خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ۔ ۴۵ زبور ۶۔۷ آیت۔ تیرا تخت اے خدا ابدالآباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اس سبب خدا تیرے خدا نے تجھے خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ مسح کیا۔ ان دو آیتوں میں مسیح کی نسبت یوں لکھا ہے اے خدا تیرے خدا نے تجھکو مسح کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح میں الوہیت تھی ✦

اور واضح ہو کہ ان آیات میں خدا لفظ یہوواہ کا ترجمہ جو عبرانی لفظ ہے۔ اور یہوواہ کا لفظ اور کسی پر سوائے خدا کے استعمال نہیں کیا جاتا ✦

پھر دیکھو یسعیاہ نبی کی کتاب نبوت ۹ باب ۶ آیت جو کہ نے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہوگی۔ اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر خدای قادر۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نجات دہندہ (جسکی نسبت نبوت ہے) اُسمیں الوہیت ہوگی۔ یسعیاہ ۷ باب ۱۴ آیت دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ اور اُسکا نام عمانوئیل ہوگا یعنے خدا ہمارے ساتھ۔ اس سے ظاہر ہے کہ نجات دینے والا جو پیدا ہوگا وہ الوہیت رکھے گا کیونکہ وہ عمانوئیل کہلاویگا۔ جسکے معنے ہیں انسان میں خدا یرمیاہ نبی کی کتاب ۲۳ باب ۶ آیت اُسکے دنوں میں یہوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا اور اُسکا نام رکھا جاویگا خداوند ہماری صداقت لفظ خداوند جو یہوواہ کا ترجمہ ہے۔ اور صرف خدا پر اُسکا اطلاق ہوتا ہے مسیح کی نسبت بیجگہ آیا۔ اور ظاہر کرتا ہے کہ مسیح میں الوہیت تھی ✦

دوسرا توریت اور کتب انبیا سے صاف ظاہر ہے کہ روح القدس میں بھی الوہیت ہے۔ موسیٰ کی پہلی کتاب پہلا باب ۲ آیت اور ابتدا میں خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ جہاں اس آیت (جو خدا کی صفت ہے) روح القدس کی نسبت بیان ہوئی ۱۳۹ زبور ۷ آیت تیری روح سے میں کدھر جاؤں اور تیرے حضور سے کدھر کہاں بھاگوں۔ اگر میں آسمان کے اوپر چڑھ جاؤں تو تو وہاں۔ اگر میں پاتال میں بچھونا بچھاؤں تو دیکھ تو وہاں بھی ہے۔ ان آیات میں روح القدس کا ہر جگہ موجود ہونا (جو صرف خدا کی صفت ہے) بیان ہوا ہے ایوب کی کتاب ۲۶ باب ۱۳ آیت اُسنے اپنی روح سے آسمان کو آرائش دی ہے۔ اسجگہ روح القدس کا خالق ہونا بیان کیا گیا ہے۔ یسعیاہ نبی ۴۸ باب ۱۶ آیت تم میرے نزدیک آؤ۔ اور یہ سنو میں نے شروع ہی سے پوشیدگی میں کچھ نہیں کہا جس وقت سے کہ وہ تھا میں وہیں تھا۔ اور اب خداوند یہوواہ نے اور اُسکی روح نے مجھے بھیجا ہے۔ خداوند تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یوں فرماتا ہے اس آیت میں نبی کا بھیجنا خدا اور اُس کی روح سے ثابت ہے ✦

سوا اس کے اور آیات بھی بکثرت ہیں جن میں تثلیث کا اشارہ اور بیان ہے پر ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ ثبوت کے طور پر یہی کافی ہیں ✦ باقی آیندہ

نصایح سلیمان بادشاہ

نیکبخت وہ انسان جسنے حکمت کو پایا ہے اور وہ آدمی جسنے فہم حاصل کیا ہے کیونکہ اسکی سوداگری چاندی کی سوداگری اور اسکا حاصل چوکھے سونے کے حاصل سے بہتر ہے وہ لعلوں سے زیادہ بیش قیمت ہے اور ساری چیزیں جنکی تو تمنا کر سکتا ہے اُسکے برابر

در مطبع مشن امریکن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا